نام کتاب	:	رسول مبین صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
مصنف	:	محمد احسان الحق سلیمانی
ناشر	:	مقبول اکیڈمی، دیال سنگھ مینشن، شاہراہ
:	:	قائداعظم، لاہور
سال طباعت	:	۱۹۹۳ء
صفحات	:	۶۷۹
قیمت	:	۳۵۰ روپے

سیرت نگاری ایک سدا بہار موضوع ہے، ہر دور کے اہل قلم سیرت طیبہ کی خدمت اپنے لئے ذریعہ نجات اور کامرانی کی سند تصور کرتے رہے ہیں ۔ اس کار خیر میں مسلمان مصنفین نے پورے جوش، ولولے اور دینی جذبے کے تحت حصہ لیا، تو غیر مسلم اہل قلم نے بھی سیرت نگاری میں اپنا کردار ادا کیا ۔ یہی وجہ ہے کہ غالباً عالمی سطح پر سب سے زیادہ تصانیف سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر دستیاب ہیں۔

برصغیر کی تمام زندہ زبانوں میں سیرت طیبہ پر خاطر خواہ مواد ملتا ہے ۔ جبکہ اردو زبان کا دامن ادب سیرت سے اس حد تک مالا مال ہے کہ زبان وحی یعنی عربی کے بعد اردو کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس میں سیرت طیبہ پر سب سے زیادہ مواد طبع ہو کر قبول عام کا درجہ حاصل کر چکا ہے ۔ اور یہ سلسلہ تاحال جاری ہے۔ اور بجا طور پر توقع کی جاتی ہے کہ سیرت نگاری کا عمل ہمیشہ جاری رہے گا اور اسوہ حسنہ کی روشنی میں انسانی مسائل کا حل پیش کیا جاتا رہے ۔

زیر تبصرہ کتاب "رسول مبین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم" اسی سلسلے کی ایک سنہری کڑی ہے۔ یہ کتاب زمانی ترتیب سے لکھی گئی ہے اور اسے تحریر کرنے کا بنیادی مقصد یہ بیان کیا گیا ہے کہ "اس کتاب کے دو حصے ہونگے ۔ پہلا حصہ (جو حاضر ہے) محبوب دوار محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے جنگ بدر سے پہلے کے واقعات پر مشتمل ہے ۔ اس میں آنحضور کے نسب نامے، آپ کی خاندانی شرافت اور نسلی سعادت و سیادت، حضرت اسمٰعیل کے مقام و مرتبہ پر

معاندین کے اعتراضات سے لے کر ہجرت تک کے تمام مطاعن پر کھل کر بحث کی گئی ہے"۔
(رسول مبین ص ۵۵)

اس طرح فاضل مصنف جناب محمد احسان الحق سلیمانی نے (جنوری ۱۹۲۵ء - فروری ۱۹۹۴ء) اپنی گرانقدر تالیف "رسول مبین" کا مقصد تالیف یہ قرار دیا ہے کہ مستشرقین اور غیر مسلم مصنفین نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات گرامی اور اسلام پر جو اعتراضات کئے ہیں، علمی انداز میں ان کا دفاع کیا جائے اور جواب دیا جائے۔ چنانچہ کتاب کا دقت نظر سے مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ فاضل مصنف نے مستشرقین کے اعتراضات کا علمی اور تحلیلی انداز میں تجزیہ کر کے مدلل جوابات پیش کرتے ہوئے، اسلام اور پیغمبر اسلام کا مقام و مرتبہ عمدہ انداز میں واضح کیا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب میں فاضل مصنف نے یہ طریق کار اختیار کیا ہے کہ وہ سیرت طیبہ کے کسی خاص موضوع پر پہلے نہایت عام فہم انداز میں اعتراض پیش کرتے ہیں، پھر مستشرقین کے مصادر بروئے کار لاتے ہوئے جواب تحریر کرتے ہیں۔ جواب لکھتے وقت وہ تورات، انجیل اور مستشرقین کی تحریروں سے استفادہ کرتے ہیں۔ واقعات کی نشان دہی کرنے نیز لغوی، استنادی اور فقہی امور بیان کرتے وقت وہ مستند اور اصلی مآخذ پر انحصار کرتے ہیں۔ عقلی دلائل اور فلسفیانہ موشگافیوں کے جوابات نقلی دلائل اور وحی کے پیغام کے ذریعے پیش کئے گئے ہیں۔ اس طرح فاضل مصنف نے امت مسلمہ کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر کے اسلام اور پیغمبر اسلام کی صداقت اور حقانیت واضح کرتے ہوئے مسلمانوں کو اقوام عالم کے مقابلے میں سرخرو کر دیا ہے۔

"رسول مبین" انیس ابواب، مقدمہ، مختصر حیات مصنف (نقوش سلیمانی) اور نامور محقق ڈاکٹر ایم ایس ناز کے تحریر کردہ دیباچے پر مشتمل ہے۔ مزید برآں کتاب فہارس مصادر، مختلف ضمیموں اور اشاریوں سے بھی مزین ہے۔ فاضل مصنف نے اپنی کتاب کا آغاز رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نسب نامے سے کیا ہے اور یہ کتاب اسلامی ریاست کی تاسیس پر ختم ہوتی ہے۔ مصنف کا عمومی طریقہ یہ ہے کہ وہ کتاب میں عنوان قائم کر کے متداول واقعات سیرت تاریخی ترتیب سے سوانحی انداز میں بیان کرتے ہیں۔ ان امور کے بارے میں مستشرقین کے وارد کردہ اعتراضات انھیں کی کتب سے نقل کرتے ہیں۔ بعد ازاں ان کے مدلل جوابات تحریر کرتے

ہیں۔ معترضین کو جواب دیتے وقت وہ قرآن و حدیث کتب تاریخ و سیرت، کتب رجال و سیر، فقہی مصادر، کتب ادیان سابقہ اور کتب مستشرقین سے استفادہ کرتے ہیں۔ اعتراض کا جواب دینے کے بعد وہ مسلمانوں کا مسلمہ نکتہ نظر پیش کر کے اس کے حق میں شواہد بیان کرتے ہیں۔ اس طرح "رسول مبین" سیرت، تاریخ اور دفاع اسلام پر مشتمل مواد کا ایک ایسا دلچسپ مرقع بن گئی ہے جو قاری کو نہ صرف مستند معلومات فراہم کرتی ہے بلکہ اپنے طرز نگارش کی بناء پر قاری کے لئے پرکشش ہے۔

فاضل مصنف نے کوئی بات حوالے کے بغیر تحریر نہیں کی اور جدید اصول تحقیق بروئے کار لاتے ہوئے ہر باب کے آخر میں "تعلیقات" کے عنوان سے تمام حوالہ جات، حواشی، وضاحتیں، بعض مشکل عبارات کے ترجمے نیز توراۃ و انجیل کی اردو عبارات کثرت سے درج کی ہیں۔ جن کی بدولت تحقیق کی روایت و دیانت کو تقویت ملی اور کتاب کی قدروقیمت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

فاضل سیرت نگار اعلی پایہ کے محقق تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اصول تحقیق کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔ چنانچہ ان کی تحریر افراط و تفریط سے خالی، فکری اعتدال اور تحقیقی دیانت کی عکاس ہے۔ کتاب کا عمومی موضوع "اسلام اور پیغمبر اسلام کا دفاع" تقاضا کرتا ہے کہ معترضین کے خلاف سخت رائے اور رویہ اختیار کیا جائے۔ لیکن سلیمانی مرحوم نے رکیک اعتراضات جیسے نازک مقامات پر بھی اعتدال، توازن اور دیانت کا دامن نہایت مضبوطی سے تھامے رکھا۔ جو ان کے بلند پایہ محقق، معتدل انسان اور سچے عاشق رسول ہونے کی عمدہ دلیل ہے۔

جناب محمد احسان الحق نے مستشرقین پر محض تنقید ہی نہیں کی بلکہ ان کے عمدہ اقوال، حقیقت پر مبنی آراء اور سچائیوں کے اعتراف کو سراہا بھی ہے اور زیر تبصرہ کتاب میں ایسی عبارات کو مناسب جگہ دی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"میور سر ولیم کی تصنیف "حیات محمد" ایک عیسائی کے قلم سے ایک جانبدارانہ تصنیف ہے۔ اور سپرنگر کی "سیرت مصطفیٰ" علمی معیار سے کہیں فروتر اور ماضی کا اکتشاف کرنے کی ایک ناقابل معیار اور ناقابل اعتماد کوشش ہے"۔

ولهوزن کے یہ الفاظ نقل کرنے کے بعد سلیمانی مرحوم تعریفی انداز میں لکھتے ہیں:

"یہ الفاظ کسی کٹر مسلمان عالم کے نہیں ہیں' بلکہ جرمنی کے ایک عظیم مستشرق کے ہیں' جس نے صنادید قوم کی تاریخ نویسی' غیر جانبداری اور تحقیق و تفتیش کا سارا بھرم کھول دیا ہے"۔ (رسول مبین ص ۵۴)

محترم سلیمانی مرحوم بنیادی طور پر ایک استاد تھے اور انہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ تعلیم و تدریس میں صرف کیا۔ اس لئے انہیں ایک طرف نوجوان نسل کے احساسات کا گہرا شعور' نئی نسل کی قوت ادراک کا عمیق احساس تھا اور دوسری جانب وہ اپنے مافی الضمیر کے اظہار پر کامل دسترس رکھتے تھے۔ چنانچہ فاضل مصنف کی ان خوبیوں کے جوہر "رسول مبین" میں خوب خوب کھلتے ہیں۔ لهذا ان کا طریق استدلال واضح مگر موثر' طرز تحریر سادہ' عام فہم اور نئی نسل کی ذہنی سطح کے عین مطابق ہے۔ البتہ فاضل سیرت نگار کی زبان دانی کی وسعت بعض اوقات انھیں غیر مانوس اور مشکل الفاظ کے استعمال پر مجبور کرتی ہے۔ جو کتاب فہمی میں مشکلات کا باعث بنتے ہیں۔

"رسول مبین" میں توراۃ' انجیل اور مستشرقین کی تصانیف سے جو عبارات نقل کی گئی ہیں' وہ اردو ترجمہ کی شکل میں ہیں۔ بہتر ہوتا ہے کہ ان مصادر کی اصلی عبارات بھی نقل کر دی جاتیں تاکہ محققین اور تقابلی مطالعہ کرنے والے اہل علم کو تیار مواد مل جاتا۔ تحقیق کی علمی دیانت میں مزید اضافہ ہوتا۔ اسی طرح باب ہفتم کے اختتام پر تعلیقہ ۳۶ پر قرآنی آیت بلا حوالہ درج ہے۔ مزید برآں باب کے متن میں تعلیقہ نمبر۳۶ درج ہی نہیں ہے۔ "تعلیقات" تحریر کرتے وقت فاضل محقق پہلے کتاب کا نام تحریر کرتے ہیں اور بعد ازاں مصنف کا۔ یہ اپنا اپنا طریق کار ہے تاہم اس امر پر اتفاق ہے کہ مصنف کا نام پہلے لکھا جائے اور کتاب کا نام بعد میں' تاکہ جلدوں اور صفحات نمبر میں قربت قائم رہے۔ اسی طرح بعض مقامات پر کتابت کی اغلاط بھی توجہ طلب ہیں۔ ابن ہشام کی کتاب سیرت کا نام السیرۃ النبویہ* کی بجائے "سیرۃ النبویہ (ص ۲۸۳) اور قرآن حکیم کی سورۃ اللیل کا نام "سورۃ لیل" (ص ۳۵۵) تحریر ہے۔

زیر تبصرہ کتاب علمی اور دینی معلومات کا عمدہ ذخیرہ ہے ۔ اور کتاب میں زیادہ سے زیادہ

معلومات سمونے کے لئے مختلف اقسام کے ضمیمے شامل کتاب کئے گئے ہیں۔ جبکہ چند نادر فہارس کا اضافہ قاری کے لئے لائق توجہ ہے، جن میں "السابقون الاولون" میں شامل ۱۲۹ خوش نصیب صحابہ کرام کے اسمائے گرامی (ص ۲۷۵۔۲۸۱) اور ۱۰۳ مہاجرین صحابہ کرام کی فہرست (ص ۶۳۵۔۶۴۰) قابل ذکر ہیں۔

مختصر الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ "رسول مبین" ادب سیرت میں عموماً اور اردو زبان کے ادب سیرت میں خصوصاً ایک لائق تحسین اضافہ ہے۔ جو فاضل مصنف کی محنت شاقہ، تحقیقی مہارت، ادبی طرز نگارش، دینی حمیت اور عشق رسول ؐ کی نادر مثال ہے۔ اس کتاب کے ذریعے اسلام اور پیغمبر اسلام کی حقانیت و صداقت اجاگر کرنے کی جس خلوص سے کوشش کی گئی ہے وہ کم کم اہل قلم کو نصیب ہوتی ہے۔ اس کتاب سے عام قاری اور بلند پایہ محققین یکساں استفادہ کر سکتے ہیں ۔ اس علمی کاوش اور اسکی عمدہ پیش کش پر فاضل مصنف اور ناشر بجا طور پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔

محمد طفیل